

ختم قرآن

<?xml encoding="UTF-8">

ختم قرآن،

[عربی: ختم القرآن]، کے معنی قرآن کریم کی ابتداء سے انتہا تک قرائت کرنے کے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں ختم قرآن کے بہت زیادہ فضائل اور اس کے مادی اور معنوی اثرات ذکر ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ دعا کی استجابت کے مواقع میں سے ایک کو ختم قرآن کے بعد کا وقت قرار دیا گیا ہے۔ ختم قرآن انفرادی اور اجتماعی دونوں طریقوں سے انجام دیا جاتا ہے۔ احادیث میں ختم قرآن کے موقع پر پڑھی جانے والی متعدد دعائیں وارد ہوئی ہیں جن میں سب سے اہم دعا صحیفہ سجادیہ کی بیالیسویں دعا ہے۔

ختم قرآن کا ثواب دوسرے نیک اعمال کے ثواب کے جانچنے کے معیاروں میں سے ایک ہے اور مختلف احادیث میں اعمال کے ثواب کو ختم قرآن کے ذریعے پرکھا گیا ہے، بطور مثال ماہ رمضان میں ایک آیت کی تلاوت کا ثواب [2] یا سال کے دوسرے مہینوں میں تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت [3] یا دوشنبہ کی شب کی خاص نماز [4] میں

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

اور

"لا حول ولا قوة إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ"

پڑھے، اس کے لئے ختم قرآن کا ثواب لکھا جاتا ہے۔</ref> ختم قرآن کے برابر قرار دی گئی ہے۔

ختم قرآن کے مختلف محرکات اور مقاصد ہیں جن میں "دین کی معرفت"، "خدا کے ساتھ انسیت"، "مرحومین کی روح کو ایصال ثواب"، حتیٰ کہ "زندگی کے مسائل کا حل" اور "مریضوں کی شفا"، شامل ہیں۔

لغوی معنی

لغت میں لفظ "ختم" کے معنی کسی بھی چیز کے آخر تک پہنچنے کے ہیں۔ ختم کسی چیز پر مہر ثبت کرنا، اور ختم کے معنی "مہر" کے ہیں اور ختم اور ختام کی جڑ ایک ہی ہے۔ [5]۔ [6] "ختم قرآن" اصطلاح میں، لغوی معنی سے ہماہنگ ہے اور اس سے مراد قرآن کی قرائت ہے ابتداء سے انتہا تک۔ [7] کلام الہی کی آیات میں "ختم قرآن" کی اصطلاح مذکور نہیں ہے بلکہ اس نے سب کو "ممکنہ حد تک قرائت" کی دعوت دی ہے:

...فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

ترجمہ: لہذا جو آسانی سے (جس حال میں) ممکن ہو پڑھ لیا کرو۔ [8]

امام صادق سے منقولہ حدیث کے مطابق "مَا تَيَسَّرَ" سے مراد تلاوت کی وہ مقدار ہے جس کو قاری خشوع قلب اور خلوص باطن کے ساتھ پڑھے۔ [9] فطری امر ہے کہ اس قسم کی تلاوت و قرائت روح کی نشاط و شادابی کی حالت میں ممکن ہے، نہ کہ سستی، ناخوشی اور تھکاوٹ کی حالت میں، یا اپنے اوپر بوجھ ڈال کر۔

امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں:

"... لا یكونن هم أحدکم آخر السورة۔"

ترجمہ: قاری کی ہمت سورت کا ختم کرنا نہیں ہونی چاہئے۔ [10]

"ختم قرآن" کا عنوان اسلام کے صدر اول سے مسلمانوں کے لئے جانا پہچانا عنوان تھا اور پیغمبر اکرمؐ، ائمہ اہل بیتؑ اور صحابہ نے ختم قرآن کی کیفیت، وقت اور روش و ثواب کے بارے میں سفارشیوں کی ہیں۔ ظاہراً لفظ "مجلس ختم قرآن" - جو کہ مرحومین کے لئے منعقد کی جاتی ہے - اسی "ختم قرآن" سے ماخوذ ہے کیونکہ اس قسم کی مجالس میں رسم یہ ہے کہ کئی مرتبہ قرآن ختم کیا جاتا ہے۔

ختم قرآن کی فضیلت

احادیث میں ختم قرآن کی فضیلت پر تاکید ہوئی اور بعض احادیث میں اس کے لئے بہت سے ثواب اور برکات بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض احادیث خاص اوقات یا خاص مقامات - جیسے ماہ مبارک رمضان اور مکہ مکرمہ - سے مقید و مشروط ہیں اور بعض دیگر مطلق اور عام ہیں۔

الکافی میں مروی مشہور حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا:

"مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتْ السُّبُوءَةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ، وَلَكِنَّهُ لَا يُوْحَىٰ إِلَيْهِ۔"

ترجمہ: جو قرآن کو ختم کرے گویا نبوت کو اس کے دو پہلوؤں کے درمیان [اور اس دل و جان میں] رکھا گیا ہے، لیکن اس کو وحی نہیں ہوتی۔ [11]

ختم قرآن کتنی مدت میں؟

ختم قرآن عام حالات میں تین دن یا ایک ہفتے سے کم مدت میں پسندیدہ نہیں ہے [12]، کیونکہ اسلامی سنت میں آیات میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو تلاوت دہرانے سے زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ [13]۔

پیغمبر اکرم (ص) سے منقولہ حدیث میں ہے کہ جو شخص تین روز سے کم مدت میں قرآن ختم کرے وہ فہم آیات تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا [14] اور اس قسم کی قرآن خوانی عجلت زدہ تلاوت اور آیات کی طرف عدم توجہ پر منتج ہوتی ہے۔ [15]۔

امام رضا علیہ السلام سے منقولہ حدیث میں ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: "گوکہ میں تین دن سے کم عرصے میں ختم قرآن کرسکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کرتا تا کہ میری قرائت تدبر سے خالی نہ ہو۔ [16]۔ [17]

بہر حال، ماہ رمضان میں تیس سے چالیس مرتبہ ختم قرآن مجاز قرار دیا گیا ہے۔ [18]

غزالی کی رائے ہے کہ "عابدوں اور عملی سالکوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ہفتے میں دو سے کم مرتبہ ختم قرآن کریں، تاہم قلبی سالکوں اور فروغ علم میں مصروف افراد کے لئے جائز ہے کہ وہ ہر ہفتے ایک بار قرآن ختم کریں اور تامل و تدبر والے افراد ایک مہینے میں قرآن ختم کرسکتے ہیں تاکہ آیات میں ضروری تدبر و تامل کرسکیں۔ [19]

ختم قرآن کے آداب

بہت سی احادیث میں زور دیا گیا ہے کہ قاری قرآن کے معانی اور مفہیم میں سمجھ بوجھ حاصل کرے اور انہیں اپنی زندگی اور روح میں نافذ کرے۔ جو افراد عربی زبان پر عبور نہیں رکھتے وہ "آیت بہ آیت" کی روش سے استفادہ کرتے ہیں یعنی ابتداء میں ایک آیت کے معنی کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر اس آیت کو پڑھ لیتے ہیں اور پھر بعد کی آیت کی تلاوت بھی اسی روش سے انجام دیتے ہیں۔

صحیح پڑھنا (جہاں تک کہ قاری [یعنی قرآن پڑھنے والے] کے لئے ممکن ہو) قرائت کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک ہے گوکہ تجوید کے تمام قواعد کی رعایت [سب کے لئے] لازم نہیں ہے۔ مستحب ہے کہ سورہ ضحیٰ سے آخر قرآن تک ہر سورت کے خاتمے پڑ قاری مختصر سا توقف کرے اور اللہ اکبر کہہ دے۔

ختم قرآن کے اپنے خاص آداب بھی ہیں؛ منجملہ:

ختم قرآن روز جمعہ کو کیا جائے [20]،

ختم قرآن کے دن روزہ رکھا جائے [21]،

ہر ختم کے بعد - خواہ قاری ختم جدید کا ارادہ نہ بھی رکھتا ہو - سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی پہلی پانچ آیتوں کی تلاوت کرے اور ختم قرآن کو فتح قرآن (یعنی تلاوت کے آغاز نو) سے متصل کرے۔ [22]
مختلف ممالک میں ختم قرآن کے لئے مختلف النوع آداب قرار دیئے گئے ہیں اور بہت سی جگہوں پر لڑکوں اور لڑکیوں کو پہلے ختم قرآن کے عوض انگشتی یا دیگر تحائف دیئے جاتے ہیں۔

ختم قرآن اور حج

حجاج کرام کو تاکید ہوئی کہ مکہ میں قیام کے دوران ختم قرآن کریں۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مکہ میں قرآن ختم کرے موت سے پہلے رسول اکرم (ص) کا دیدار کرے گا اور جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ کرے گا۔ [23]

بہت سے افراد قرائت قرآن کے ثواب کو انبیاء، ائمہ اور امامزادگان، بزرگان دین، شہداء اور اپنے مرحومین کے لئے بطورہ ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

خواتین کے لئے ماہواری عادت کے دوران قرائت اور ختم قرآن مکروہ ہے اور اس کراہت سے مراد یہ ہے کہ انہیں کم ثواب ملتا ہے گوکہ ان ایام میں ان کے لئے قرآن کی آیات کا چھونا یا عزائم (واجب سجدوں کی حامل سورتوں) کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔

ختم قرآن کی مختلف صورتیں

ختم قرآن دو صورتوں میں انجام دیا جاتا ہے: انفراد ختم اور اجتماعی ختم۔ اجتماعی ختم کی مجالس میں عام طور پر تلاوت اور ختم قرآن کا اشتیاق انفراد ختم کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

اس قسم کی مجالس ماضی میں زیادہ تر گھروں میں منعقد ہوتی تھیں لیکن حالیہ برسوں میں (ایران میں) - عام حالات میں - مساجد کے اندر نماز جماعت کے بعد قرآن کریم کے کم از کم ایک صفحے کی تلاوت کی جاتی

ہے اور ترجمہ بھی سنایا جاتا ہے؛ اور کچھ عرصے میں ختم قرآن بھی انجام پاتا ہے۔ بہت سے امام زادگان کے مزاروں میں ہر روز اجتماعی طور پر ختم قرآن کیا جاتا ہے اور اس کا ثواب صاحب مزار کی روح کو بطور ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔

ختم کی ایک قسم یہ ہے کہ مختصر پیغامات (SMS) کے ذریعے یا پھر انٹرنیٹ کی بعض سائٹوں میں رکنیت حاصل کر کے ختم قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا ختم عام طور پر امام زمانہ (عج) کی سلامتی، حل مشکلات یا خداوند متعال سے حاجت طلب کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

جو لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں ان کے لئے بھی مجالس ترحیم یا مجالس ایصال ثواب کے عنوان سے ختم قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے اور شرکاء میں سے ہر ایک پورا پارہ یا نصف یا ایک چوتھائی پارہ پڑھ لیتا ہے اور بحیثیت مجموعی ایک بار یا کئی بار ختم قرآن انجام پاتا ہے۔ گویا ایصال ثواب کی مجالس کو "مجالس ختم" کے نام دینے کا سبب بھی یہی ہے کہ ان میں اجتماعی طور پر ختم قرآن کا اہتمام ہوتا ہے۔

ختم قرآن کی دعائیں

"ختم قرآن" سے پورے قرآن کی تلاوت مراد ہے؛ لیکن ہر سورہ، حزب یا پارے کے اختتام پر دعائے ختم قرآن پڑھی جاسکتی ہے۔ [24]

ختم قرآن کی بعض دعاؤں کی جڑیں حدیثوں میں پیوست ہیں اور یہ دعائیں ماثور ہیں اور بعض دیگر دعائیں خوبصورت مضامین پر مشتمل ہونے کے باوجود معصومین سے نقل نہیں ہوئیں اور غیر ماثور دعائیں ہیں۔

ختم قرآن کی دعائیں پڑھتے وقت عام طور پر سامعین ہر - دعا کا ہر حصہ سن کر - "آمین" یا "الہی آمین" کہتے ہیں اور اپنے اس عمل کو امیرالمؤمنین علیہ السلام کے کلام سے مستند کرتے ہیں۔ [25]

بعض ماثور دعائیں

صحیفۂ سجادیہ میں امام زین العابدین علیہ السلام سے منقولہ بیالیسیوں دعاؤں 42 ختم قرآن کی جامع ترین اور معروف ترین دعا ہے جس کا آغاز اس جملے سے ہوتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعَنْتَنِيْ عَلٰی خَتْمِ كِتَابِكَ

دعائے ختم قرآن بمع اردو ترجمہ (مکمل)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ ختم قرآن کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ [26]

رسول اللہ (ص) کی دوسری دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِخْبَاتِ الْمُخْبِتِيْنَ [27]

امام صادق علیہ السلام کی دعا، بوقت ختم قرآن، جس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ قَرَأْتُ مَا قَضَيْتَ مِنْ كِتَابِكَ[28]

بعض غير ماثور دعائیں

مختلف النوع مآخذ اور بعض مطبوعہ قرآنی نسخوں میں، مختلف النوع دعائیں مذکور ہیں کہ اگرچہ ان کا کلی مفہوم آیات اور احادیث سے اقتباس لیا گیا ہے لیکن بظاہر یہ دعائیں اچھا ذوق رکھنے والے علماء اور قاریوں نے بیان کی ہیں۔ بطور نمونہ:

صَدَقَ اللهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمُ، وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ، وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِنَ الْقُرْآنِ خِلَافَةً، وَبِكُلِّ جُزْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ جَزَاءً، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْأَلْفِ أَلْفَةً...
صَدَقَ اللهُ أَعْلَى الصَّادِقِينَ وَمَنْطِقَ جَمِيعِ النَّاطِقِينَ... اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاهْدِنَا بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَائَتَهُ...

اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا خَتَمَ الْقُرْآنِ، وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ مِنَّا فِي تِلَاوَتِهِ مِنْ خَطَاٍ أَوْ نُقْصَانٍ...
اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِينًا، وَفِي الْقَبْرِ مُوَسِّيًا، وَفِي الْقِيَامَةِ شَفِيعًا...

کتاب کا تعارف

کتاب "شناخت نامہ قرآن؛ قرآن و حدیث کی روشنی میں؛ یہ کتاب دارالحدیث نے شائع کی ہے اور اس کی تیسری جلد کے ایک حصے میں ان احادیث کا جائزہ لیا گیا ہے جن کا تعلق ختم قرآن کے موضوع سے ہے۔

حوالہ جات

1. - علامہ مجلسی کہتے ہیں: حرف ظاہر سے مراد شاید وہ حرف ہے جس کو تلاوت کے وقت ادغام نہ کیا جاتا ہو اور کلام درج کرتے ہوئے ساقط نہ ہوسکے۔
2. - ابن بابویہ، عیون اخبارالرضا، ج1، ص296۔
3. - امالی صدوق، ص86۔
4. - جو بھی دو شنبہ کی شب دو رکعت نماز بجا لائے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور اس کے بعد سات مرتبہ سورہ توحید، تسبیحات اربعہ
5. - أحمد بن فارس بن زکریا، مقاییس اللغة، ذیل مادہ "خ ت م"۔
6. - ابن منظور، لسان العرب: مادہ "خ ت م"۔
7. شناخت نامہ قرآن برپایہ قرآن و حدیث ج3 ص383۔
8. -سورہ مزمل، آیت 20۔
9. -ما تيسرَ لكم فيه حُشوعُ القلبِ وَصَفَاءُ السِّرِّ۔

ترجمہ: جہاں تک خشوع قلب اور خلوص باطن تمہارا ساتھ دے: مجلسی، بحارالانوار، ج84، ص135۔

10. -بينه بيانا، ولا تهذه (سرعة القراءة) هذ الشعر، ولا تنثره نثر الرمل، ولكن إقرع به القلوب القاسية، ولا يكونن هم أحدكم آخر السورة۔

ترجمہ: (رتل القرآن ترتیلا یعنی) اس کو بیان کرو آشکار انداز سے، یوں کہ اس کو شعر کی طرح تیز رفتاری سے نہ پڑھو اور اس کو پراگندہ ریت کی طرح منتشر نہ پڑھو بلکہ یوں پڑھو کہ اس کے ذریعے قساوت سے بھرے دلوں کو جھنجھوڑ سکو اور قاری کی ہمت سورت کا ختم کرنا نہیں ہونی چاہئے:طبرسی، مجمع البیان، ج10 ص162۔

11. - الکلینی، الکافی، ج2، ص604۔

12. - الکلینی، الکافی، ج2، ص618-619.

13. - الکلینی، وہی ماخذ، ج2، ص614.

14. - متقی ہندی، کنز العمال، ج1، ص614.

15. - الکلینی، الکافی، ج2، ص617.

16. - امالی صدوق، ص660.

17. - مجلسی، بحارالانوار، ج49، ص90.

18. - الکلینی، الکافی، ج2، ص618.

19. - غزالی، احیائے علوم دین، ج1، ص366.

20. - طوسی، مصباح المتہجد، ص322.

21. - نووی، شرح المہذب، ج2، ص168.

22. - الکلینی، الکافی، ج2، ص605.

23. - الکلینی، الکافی، ج2، ص612.

24. - "حُدِیْفہ"، سے مروی ہے کہ پیغمبر (ص) نے سورہ بقرہ کے اختتام پر یہ دعا پڑھی: "اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ

بِالْقُرْآنِ..."; محسن فیض کاشانی، قرآن و آداب تلاوت آن، ص43 و 44.

25. - امام علی علیہ السلام نے اپنے صحابی زر بن حبیش سے فرمایا: "اے زر! میں دعا کرتا ہوں، تم آمین

کہو..." مجلسی، بحارالانوار، ج89، ص206.

26. - اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ بِالْقُرْآنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَنُورًا وَهَدًی وَرَحْمَةً. اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا

جَهِلْتُ، وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہُ اَنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ، وَاجْعَلْہُ حُجَّةً لِّیْ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ...

ترجمہ: بار خدا! مجھ پر رحم فرما قرآن کی حرمت کے واسطے، اور اس کو میرے لئے راہنما، روشنی اور فلاح و رستگاری اور رحمت قرار دے۔ یا رب! مجھے یاد دلادے وہ جو میں بھول چکا ہوں، اور مجھے سکھا دے جو کچھ میں نہیں جانتا، اور شب و روز کے مختلف اوقات میں مجھے اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما اور اس کو میری حجت و دلیل قرار دے، اے پروردگار عالمین۔

27. - زرّ بن حبیش نقل کرتے ہیں: میں نے کوفہ کی جامع مسجد میں امیرالمؤمنین علیہ السلام کے حضور ابتدائے قرآن سے انتہا تک، تلاوت کی... جب میں "سورہ حم عسق" کی بائیسویں آیت کی تلاوت تک پہنچا تو امیرالمؤمنین (ع) نے گریہ فرمایا؛ یہاں تک آنسو آپ (ع) کے چہرے پر جاری ہوئے؛ بعدازاں آپ (ع) نے سر آسمان کی جانب اٹھایا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِحْبَاتِ الْمُحِبِّیْنَ، وَاِخْلَاصَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَمُرَافَقَةَ الْأَبْرَارِ وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْإِیْمَانِ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ الْأَبْرَارِ وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْإِیْمَانِ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَوُجُوبَ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْفُوزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! تجھ سے - تیری درگاہ کے خاشعین کا اطمینان و سکون، اہل یقین کا اخلاص، نیک لوگوں کی ہم نشینی اور رفاقت، ایمان کے حقائق کے ادراک کا استحقاق، ہر خیر و نیکی میں سے ایک حصہ، گناہ سے سلامتی، تیری رحمت و مہربانی کا وجوب، تیری مغفرت کے اسباب و موجبات، جنت تک رسائی اور دوزخ سے نجات - چاہتا ہوں۔ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے آخر میں فرمایا: "اے زر! جب بھی قرآن کو ختم کرو اس دعا کو پڑھ لو کیونکہ

میرے دوست اور میرے محبوب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ نے مجھے حکم دیا اور سفارش فرمائی ہے کہ ختم قرآن کے وقت ان الفاظ سے دعا کروں: "بحار الانوار، ج 89، ص 206 و 207۔

28۔ -

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ قَرَأْتُ مَا قَضَیْتَ مِنْ کِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَهُ عَلٰی نَبِیِّکَ الصّٰدِقِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ، فَלَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَجِلُّ حَلَالُهُ وَ یَحَرِّمُ حَرَامُهُ وَ یُؤْمِنُ بِمُحْکَمِہِ وَ مُتَشَابِہِہِ، وَ اجْعَلْہُ لِیْ اُنْسًا فِیْ قَبْرِیْ وَ اُنْسًا فِیْ حَشْرِیْ، وَ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُرْقِیْہِ بِکُلِّ آیَۃٍ قَرَأَہَا دَرَجَۃً فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

خدایا! بے شک میں نے پڑھ لیا وہ جو کچھ تو نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے؛ وہی کتاب جو تو نے اپنے سچے نبی (ص) پر اتاری ہے؛ اے پروردگار! حمد و ثناء تیرے لئے مخصوص ہے۔ خدایا! مجھے اس جماعت کے زمرے میں قرار دے جو قرآن کے حلال کو حلال سمجھتی ہے اور اس کے حرام کو حرام سمجھتی ہے اور اس کے محکم و متشابہ پر ایمان و یقین رکھتی ہے اور قرآن کو میری قبر میں، حشر اور میرے دوبارہ زندہ ہونے کے وقت، میرا مونس و انیس قرار دے، اور نیز مجھے ان لوگوں میں قرار دے جنہیں تو ہر آیت کی تلاوت کے بدلے اعلیٰ ترین بہشتی منازل عطا کرتا ہے اور ان کے درجات میں اضافہ کرتا ہے۔ تیری رحمت کے واسطے اے مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان: مجلسی، بحار الانوار، ج 92، ص 207۔

مآخذ

قرآن کریم۔

صحیفہ سجادیہ۔

ابن بابویہ، الامالی، قم 1417۔

[ابن بابویہ]، شیخ الصدوق، اُبی جعفر محمد بن علی بن الحسین ابن موسی بن بابویہ القمی الامالی، ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، قم 1368 ہجری شمسی۔

ابن بابویہ، عیون اخبار الرضا، چاپ مہدی لاجوردی، قم 1363 ہجری شمسی۔

ابن بابویہ، الامالی، مرکز الطباعة والنشر في مؤسسة البعثة الامالي قم، 1417 ہجری قمری۔

ابن منظور الافریقی المصری، جمال الدین محمد بن مکرم، مقاییس اللغة، دار الجیل للطبع والنشر والتوزیع - بیروت، 1420 ہجری قمری / 1999 عیسوی۔

أبو الحسین أحمد بن فارس بن زکریا، مقاییس اللغة، دار الجیل للطبع والنشر والتوزیع - بیروت، سنة النشر: 1420 ہجری قمری / 1999 عیسوی۔

محمد بن حسن طوسی، مصباح المتهجد، بیروت 1411 ہجری قمری / 1991 عیسوی۔

جعفر مرتضی عاملی، حقائق هامّة حول القرآن الکریم، قم 1410 ہجری قمری۔

الطبرسی، الفضل بن الحسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، مقدمہ از: السید محسن الامین العاملي، منشورات مؤسسة الاعلمي للمطبوعات بیروت - لبنان 1415 ہجری قمری / 1995 عیسوی۔

محمد بن محمد غزالی، احیاء علوم الدین، بیروت 1412 ہجری قمری / 1992 عیسوی۔

محمد بن یعقوب کلینی، الکافی۔

علی بن حسام الدین متقی، کنز العُمّال فی سنن الاقوال و الافعال، چاپ بکری حیانی و صفوة سقا، بیروت 1409 ہجری قمری / 1989 عیسوی۔

مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحار الانوار، بیروت 1403 ہجری قمری / 1983 عیسوی۔

مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، مرآة العقول، دار الكتب الاسلامیه، تهران، دوم، 1363 هجری شمسی.
معزّی ملایری، اسماعیل، جامع احادیث الشّیعه فی احکام الشریعه، با پیشنهاد و نظارت آیت الله حاج آقا حسین
بروجردی.

یحیی بن شرف نووی، المجموع: شرح المَهْدَب، بیروت : دار الفکر.
مولی محسن فیض کاشانی، قرآن و آداب تلاوت آن، ترجمه دکتر اسدالله ناصح، کانون انتشارات محمدی، تهران.
محمدی ری شهری، شناخت نامه قرآن بر پایه قرآن و حدیث ، دار الحدیث.
الهیثمی، نور الدین علی بن أبی بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، دار الكتب العلمیه بیروت - لبنان 1408 هجری
قمری/ 1988 عیسوی.